



الحق المبین

ترجمہ و تفسیر حضرت امیر المومنین حضرت علیؓ
محقق و ناشر: صاحب کمالی



ناشر

مکتبہ فریریہ
جناح روڈ ساہیوال

دین کی اشاعت

(اور)
ایصالِ ثواب

اہلسنت وجماعت کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ غلہ، کپڑا اور رقم تقسیم کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل درست ہے اور ایصالِ ثواب قرآن و حدیث سے ثابت ہے البتہ اس کیلئے کسی خاص امر خیر کی شرط نہیں، ہر کار خیر کا ثواب ارواح کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس دور میں جب کہ بد مذہبوں کی کتابیں اور گمراہ کن لٹریچر گھر گھر پہنچا ہوا ہے۔ مینوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت کی مفید کتابیں خرید کر غریب مسلمانوں کو مفت تقسیم کر کے اس کا ثواب اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کی روحوں کو پہنچائیں۔

اس طرح جب تک وہ کتابیں لوگوں کے مطالعہ میں رہیں گی، ان کا ثواب جاریہ مرحوم ارواح کو برابر پہنچتا رہے گا اور دین کی اشاعت بھی ہوتی رہے گی۔ جو احباب اس کتاب کو مفت تقسیم کرنا چاہیں وہ ہمیں مطلع فرمائیں ان کے لئے خاص رعایت ہوگی۔

ابوالدعطاء نعمت علی ششتی سیالوی

ناظم مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

نام کتاب _____ الحق البیِّن
مؤلف _____ الحاج حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
ناشر _____ مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال
تکلیف _____ قسور علی خاموش تلمیذ حاجی محمد صدیق خانی
تکلیف _____ (مدینہ دار الکتابت بحیرہ الہ) (ملتان)
قیمت _____ ۱/- روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

عرضِ ناشر

ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی تعداد بالکل محدود تھی۔ مگر فضائے عالم پر ان کی عظمت و قدار کا علم ہمارا تھا۔ آج لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ہو کر بھی اس قدر بے وقعت کیوں ہو گئے اس کا جواب حکیم الامت علامہ اقبال کی ربانی نینے ہے۔

شبے پیشِ خدا بگریستم زار

مسلمان چرخِ نازند و زارند

ندا آمد نمی دانی کہ ایں قوم

دل دارند و محبوبے نہ دارند

اقبال کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ یا اللہ! مسلمان ذلیل و خوار کیوں ہو رہے ہیں؟ تو خداوند قدوس نے جواب دیا۔ اے اقبال مسلمانوں کو میں نے دل بیسی عظیم نعمت سے نوازا مگر انہوں نے اپنے دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ نہ دی انہوں نے بے ادبوں کا لڑ پھر پڑھا گستاخوں کی محفلوں میں بیٹھے۔

اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس عظیم کتاب کو شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا تاکہ سادہ لوح مسلمان گستاخانِ رسول کی گستاخیوں سے مطلع ہو کر ان کے ہتھکنڈوں سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سعی کو قبول فرما کر نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے (آمین)

ابوالدطاہر نعمت علی ہشتی سیالوی

ناظم مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

”خلیقِ انسانی کا مقصد معرفتِ الہی ہے اور معرفتِ الہی کا بنی مشاہدہ تجلیاتِ حسنِ لائنا ہی اس مقصدِ عظیم کے تصور نے انسان کو و طہ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔ وہ عالم حیرت میں زبانِ حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں میں کمزور و ضعیف البنیان اور پھر مجھے ہر کانے کیلئے قدم قدم پر شیطان۔ وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، ناس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں۔ یہ میں اُس کے دیدارِ جمال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی اور رُوحِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن و محدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اُس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اُس برزخِ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ آلہ التیۃ و الثناء پر جس نے ضعیفِ انسانی کو قوت سے بدل دیا۔ حدوث کو قدم کا آئینہ بنا دیا۔ امکان کو بارگاہِ وجوب میں حاضر کر دیا، امکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا۔ محدود کو غیر محدود سے ملا دیا اور بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رُخسارِ محمدی آئینہ جمالِ حق ہے اور خدا و خالِ مصطفیٰ منظرِ حسنِ کبریا۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کانکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کیساتھ ظلمت، کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع مقصور ہو تو یہ بھی ممکن ہو گا جب وہ محال ہے تو یہ بھی محال۔

بنا بریں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حُسنِ محمدی کانکارِ جمالِ خداوندی کا انکار اور بارگاہِ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص ہے۔

شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں تو گت تاریخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟ کوئی مکتبہ خیال ہو، ہمیں کسی سے عناد نہیں البتہ منکرین کلمات نبوت اور منقصین شان رسالت سے ہیں طبعی تنفر ہے اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی ہے بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پر والوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معرفت الہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ غلطی جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے لگ ہو کر صرف مسائل بیان کیے ہیں۔ البتہ ابتدا میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں جن کی روشنی میں ناظرین کرام پران تمام تاویلات کا فساد و زور روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں۔

رہے دلائل — تو — انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیہ ناظرین ہو گا جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وَمَا ذَا الَّذِي عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں گا اس رسالہ میں تمام حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہلسنت کیلئے اپنے ملک پر ثابت قدم رہنے کا موجب اور دوسروں کیلئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔ (آمین)

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُقَلِّدُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اما بعد ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۹ء میں مرتب کر لیا تھا لیکن بعض موانع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گزرے جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ بھولے بھالے مسلمان علماء دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر انہیں دینی معاملات میں اپنا مقتدا و پیشوا بناتے ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہو گا۔

وہابی، دیوبندی اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے اور جس کے سربراہ وہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و مجاہدان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں اور بعض عیوب و نقائص کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی طرف بے دھڑک منسوب کیا۔

اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آرہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَمِنْهُمْ مَنْ يَنْزِلُ فِي الْمَدَائِنِ فَإِنْ أَعْلَوْا
مِنْهَا رَفَعُوا وَإِنْ لَوْنُهَا مِنْهَا إِذَا هُمْ
يَسْخَطُونَ. وَلَوْ أَنَّهُمْ رَفَعُوا مَا أَتَاهُمْ اللَّهُ
وَمَا سَوَّلَهُ قَالُوا أَحْسَبْنَا أَنَّ اللَّهَ
سَيُؤْتِنَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَمَا سَوَّلَهُ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ
رَأْيُنَا رَأْيُنَا سَوَّلَهُ

اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدمے ہائے
یہ تم پر طعن کرتا ہے تو اگر ان میں سے کچھ ملے
تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض ہیں
اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے
ہو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور کہتے اللہ کافی
ہے اب دیتا ہے ہیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ
کا رسول ہیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے

یہ آیت ذوالخویرہ تھی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن نہیر ہے یہی خروج
کی اصل بنیاد ہے بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت
تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض
کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے
اور بھی بہرہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے
اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین
سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرا کار ہے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتدا ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے جو نماز
روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
مبارک میں توہین کرنے والے ذوالخویرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے
ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویرہ کی طرح شان رسالت میں گستاخیاں کیں۔
اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا ہے یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال و
جدال کو جائز قرار دیتا ہے چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں
نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا

جی کہ عبد الرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے اسی بد بخت گروہ
کے فتنوں کی خبر زبان رسالت نے سرزمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے۔

هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان

(رواہ البخاری شکوۃ مطبوعہ مکتبائی دہلی ص ۵۸۲)

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور شور سے
ظاہر ہوا اور محمد بن عبد الوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب
کو مباح الدم قرار دیا اور توحید کی آڑے کر شان نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور
اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کیلئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے
علمائے کرام نے سخت مواخذہ کیا اور اس کے شرع مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی
لیغ فرمائی۔ حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی
پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام
"الصواعق الابلیہ فی الرد علی الوہابیہ" ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کر کے
اہلسنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی۔ علامہ شامی حنفی امام احمد صاوی
مالکی وغیرہما جلیل القدر علماء امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا اور مسلمانوں
کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ ملاحظہ
فرمائیے۔ شامی جلد ۲ باب البنات ص ۳۳۹ اور تفسیر صاوی جلد ۳ ص ۲۵۵ مطبوعہ مصر۔
پھر اسی کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویۃ الایمان کی صورت میں سرزمین ہند
میں شائع ہوا اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبد الوہاب کی پیروی اور
ہاشمی کا خوب حق ادا کیا اور اسی تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی
جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۲ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہلسنت نے آواز اٹھائی
اور اس کا رد کیا۔ اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے خلاف بھی اس دور
کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی۔ تقویۃ الایمان کے

کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے۔ مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی، شاگرد رشید مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا افضل حق خیر آبادی، مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف علم الصیغہ، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی، تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امت مسلمہ کو اس فتنہ سے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا۔ علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفا کیا بلکہ خود محمد بن عبد الوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۱۱ مصنف مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبد الوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے۔ اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق کی گئی تھی۔ علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبد الوہاب سے تعلق رکھتا ہے اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبد الوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کر دیا بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے لیکن علماء اہل سنت برابر اس فتنے کے خلاف نبرد آزما رہے ان علماء حق میں مذکورین صدر حضرت کے علاوہ حضرت حاجی املاؤ اللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رام پوری مؤلف انوار ساطعہ، حضرت مولانا ارشد حسین صاحب رام پوری، حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم و محبوبان حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بناء پر جانبین میں سے کسی کی تکفیر و تفضیل نہیں کی جاسکتی۔

تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارت لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو سلام قرار دیا جاتا ہے ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارت بلا کمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں؟ امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہیں و علمائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کیلئے آسان نہیں اور بعض اتنی مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارت کی بجائے ان کے مختصر غلاموں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس طویل و اختصار سے پاک ہو۔

ابھی گذارش کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلافات کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارت ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے۔

علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔ اس رسالے میں علماء

دیوبند کی وہ اصل عبارت بلفظہا مع حوالہ کتب و صفحہ و مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں۔ اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تہیص نہیں کی گئی۔

اللہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت کے تحت اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کرام کو علمائے دیوبند اور اہلسنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بلائے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا۔ اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے اور بس۔ بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومین کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔ مگر کما حقہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ایسے ایمان والو! بلند نہ کریں اپنی آوازیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور زبان
کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک
دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ فَتَكُونَ فَتْوًى صَوْتِ
النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا
کیا کرایہ سب کچھ اکارت جائے
اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

بے شک جو لوگ اپنی آوازیں بپت
کرتے ہیں رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے
لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے
پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے۔ ان کے
لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اور تیسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جو
لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے
باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اگرچہ
لوگ آنا بھر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل
کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے
حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے
والا ہر مان ہے۔

چوتھی جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ راغبانہ کر خطاب
نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان
لگا کر سننے رہا کرو اور کافروں کیلئے عذاب
ورد ناک ہے۔

(پ ۱ سورہ بقرہ)

يَذُفُّكُمْ لِبَعْضِ
أَنْتُمْ كَفَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
تَسْتَرْوْنَ۔ (پ ۳۶ سورہ حجرات)

اِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ
أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ
قُلُوبَهُمْ فَلَا يَقْنُتُوا لِمَقْ
رِفَتِهِمْ وَلَا جِزَّ عَنِيتِهِمْ

اِنَّ الَّذِينَ يَنَادُونَكَ مِنْ
وَمَا وَ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُونَ وَلَا اَنَّهُمْ
صَبَرُوا حَتَّى
تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ
خَيْرٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ (پ ۲۶ سورہ حجرات)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا
وَأَنصِتُوا أُولَٰئِكَ فَأَمْرٌ
عَذَابٌ أَلِيمٌ

ان آیات طہات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرزِ مخاطبہ کی تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاجِ تشرک نہیں نیز ان کی روشنی میں شانِ نبوت کی ادنیٰ گستاخی کا جرمِ عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کے بعد اس مسئلہ کو امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علمائے امت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی عیاض لعل علی قاری جلد ۲ ص ۳۹۳ پر ہے

قال محمد بن سحنون
اجمع العلماء علی ان
مثالہ البی صلی اللہ
علیہ وسلم والمستنقص
لہ محافد ومن شل فی کفر
و عذابہ

محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علمائے
کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین و تنقیص
کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و
عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے
(الکفار الملحدین مولد مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیر بند)

ایک شبہ کا ازالہ اس مقام پر شبہ وار دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں
انناوے وجہ کفری ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا
قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں انناوے وجہ
کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں بھی وجہ کو
ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لیے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔ دیکھئے الکفار الملحدین
کے ص ۲ پر علماء دیوبند کے مقتدار مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں۔

قال حبیب بن ربیع ان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

(حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا)

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ

ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی الکفار الملحدین کے ص ۲ پر لکھتے

تاویل فاسد کفر کی طرح ہے۔ | التاویل الفاسد کالکفر

حدیث شریف میں آیا ہے۔

یٰٰ اہلہ الاعمال بالنیات

ایک اور اعتراض کا جواب

یعنی عملوں کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین
پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین و تنقیص کی نہیں اس لیے ان پر حکم کفر عائد نہیں
ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک
عمل کا ثواب نیت ثواب کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت مقبر
ہے اگر ایسا ہو تو کفر و الحاد اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر دریدہ
دین بے باک ہو چاہے گا کہتا پھرے گا جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری
نیت توہین کی نہ تھی۔ واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت
کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا۔

الکفار الملحدین ص ۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

کفر کے حکم کا دار و مدار ظاہر پر ہے | المدام فی الحکم بالکفر علی الظاہر ولا نظر

تقصود نیت اور قرآن حال پر نہیں | للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ

نیز اسی الکفار الملحدین کے ص ۸ پر ہے۔

وقد ذکر العلماء ان

التہور فی عرض الانبیاء

وان لولم یقصد السب کفر

علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم

السلام کی شان میں جرات و

دیر کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے | بعض لوگ
کلمات توہین

کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ تو سب تاویلات بے کار ہوں گی۔ مثلاً ایک شخص اپنے والد استاد کو کہتا ہے کہ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل حرام نہیں بلکہ محترم کے ہیں۔ جیسے مسجد الحرام اور بیت الحرام۔ لہذا ولد الحرام سے مراد ولد محترم ہے اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل الفاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کا قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بنائے عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں۔

توہین رسول اللہ ﷺ میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولنے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمہ کا بولنا یقیناً موجب توہین ہوگا۔ دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم راغنا کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے لیکن یہ ہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے یا ادنیٰ القرب سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راغنا کہنے سے منع کر دیا۔ اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساخت نبوت بہت بلند و بالا ہے

توہین کی من گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے نہیں بچا سکتی۔ جیسا کہ ہم اس سلسلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا | بعض لوگ توہین کو واقعیت پر بعض لوگ توہین کو واقعیت پر نہیں ہوتا | موقوف سمجھتے ہیں، حالاں کہ توہین کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہا موجب توہین نہیں ہوتا لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے (شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتہبی ص ۲۴ بار سوم ۱۹۰۷ء میں ہے)

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادہ الہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے۔ لیکن ظلم و فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گیا۔ اسی طرح بدلیل آیہ قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے۔ لیکن اللہ خالق القادورات وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بُری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ کہنا جائز نہیں کہ ذلیل اور زلیل اشیاء کی تفصیل ایہام کفر کی وجہ سے یقیناً موجب توہین ہے۔ (ملحوظاً)

ملاحظہ فرمائیے قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان کا توہین آمیز ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا

۱۔ خود مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بوادر النواذیر میں بھی یہی لکھا ہے ”اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنایر (کتوں اور سوروں کا خالق) کہنا بے ادبی ہے“۔ بوادر النواذیر جلد ص ۲۰۹۔

اور تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے شرح مواقف کی عبارت سے استدلال کیا ہے۔ اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہو گا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہو گا کیوں کہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے جس کا انکار بجز معاند متعسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہرے چھار کی تفصیل مذکور ہے کہیں شیطان لعین کی۔ اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارات کا توہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں۔ ان سب کا لغو اور بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

تکفیر مسلمین علماء اہلسنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا رافضیوں، پیچروں، بابیوں، بھائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، یگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سب جاناں مذاہبتان عظیم کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت

الذات لکھنے نقل کرنے کے باوجود لزوم و التزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھنے یا امام الطائفہ کی توجہ مشہور ہونے کے باعث ازراہ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف سامان فرمایا اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ سامان کا موجب ہوسکے لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

(ملاحظہ فرمائیے رالکوٹہ الشہابیہ مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی ص ۴۲)

حیرت ہے ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا التزام عائد کیا جاتا ہے۔

۱۔ ۵۔ بسوخت عقل ز حیرت کز اس چہ بوجہی است

۱۔ لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قابل کو اس کا علم نہیں ہوتا یہ لزوم کفر ہے۔ مگر جب اُسے بتا دیا جائے کہ اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اُس سے رجوع نہ کرے تو التزام کفر ہو گا۔ مثال کے طور پر تقویۃ الایمان کی وہ عبارت سامنے لکھی ہے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوہرے چھارے زیادہ ذلیل کہا ہے ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام کے لئے مقربین محبوبان بارگاہ ایزدی کے معنی بلاتامل سمجھ میں آتے ہیں اور تمام بڑی مخلوق چوہرے چھارے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو العیاذ باللہ جو کفر صریح ہے لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہو گا اور جب اُسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا یہ کلام کفر کو مستلزم ہے مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہے امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اُسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا لیکن اس کے اتباع و اذناں بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

دراصل اس پروپگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کیلئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کئی چیز حاصل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے ہی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرنے لگا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرانے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک لیگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارت کفریہ کی بناء پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں۔ ہم اور ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخوں سے توبہ نہیں کی نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور بس۔ اُن کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے اور اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لیگی اور نہ ندوی۔ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی عرب و عجم کے علماء اہلسنت عبارات متنازعہ کو عبارت کفریہ سمجھتے ہیں | نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز

عبارات پر تکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارت میں کفر صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارت ہیں تکفیر نہیں کرتے اور اگر مفتیان دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے حد دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب انہیں بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ تو آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا قول ہے تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ سروسٹ ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کیلئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مؤذنت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب تصنیف العقائد سے نقل کر کے دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ یہ کس کی عبارت ہے تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیا۔

ملاحظہ فرمائیے: اشتہار بعنوان دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی پر فتویٰ کفر۔

یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں پھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت:

۱۔ دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم

سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجلہ علی العموم کذب کو منافی شان

نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی

سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں ہے۔

فتویٰ ۷۸۶ الجواب

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔

فقط واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید اسیان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ

المشیر محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی دودھراں۔ ضلع ملتان

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منکوا کو اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور ان کو اپنا معتقد و پیشوا ماننے والا ہے مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کیلئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کردہ ہونے فتوؤں کو غلط ثابت کرنے کیلئے یہ چال چلی۔ اگرچہ مشہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتویٰ کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہوگئی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں لیکن چونکہ وہ اپنے معتدراور پیشوا ہیں اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا انزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے بڑھ کر اپنے پیروں

اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے اہل الفاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیہ کرمیہ — اعداء منہ واربائنا من دون اللہ کے صحیح مصداق ہیں۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اہل و عیال و عیالوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا بھی کہے تو سن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ الشکی۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

ہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو

ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے، تقویۃ الایمان ص ۳، بلغۃ الحیران ص ۳

ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے جہد صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں نکلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل حاضر و ناظر ہونے کا معتقد امور خارجہ للعادۃ میں بزرگان دین کے تصرفات کا ماننے والا یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجالانے والا مجلس میلاد شریف میں قیام نظمیں اور اولیاء کرام کو ایصالِ ثواب کرنے والا۔ غرض ہر وہ

مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو معاذ اللہ کافر و مشرک، بدعتی، گمراہ، ملحد اور بے دین ہے ناظرین کرام غور فرمائیے کہ تم کے قلوب سے کون سا بیان بچ سکتا ہے تبصرے خود تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور بدعت پر الزام لگائیں خال اللہ الشکی

افضلیت و اصلیت مصطفویہ ص ۱۰۱

بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہ ہمت مخصوص

اس کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔ جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو سکتا۔ لہذا فرع میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے

اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے

ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرخ میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بغلاف عیب کے یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرخ کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں۔ مگر جڑ تر و تازہ رہتی ہے اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز اور شاداب ہوں تو معلوم ہوا کہ جڑ تر و تازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرخ کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرخ کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے خود نام پاک محمد ہی اس کی دلیل ہے کیوں کہ لفظ ”محمد“ کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا اور ظاہر ہے نقص و عیب مذمت کا موجب ہے نا کہ تعریف کا۔ لہذا واضح ہو گیا۔ موجودات ممکنہ کے عیوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کا ہر کمال کمال محمدی کی دلیل ہے مگر کسی عالم فرد کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیوں کہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے وہ حقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمید سے منقطع ہو چکا ہے گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبد السميع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مصنف انوار ساطعہ نے تحریر فرمایا تھا کہ ”جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں۔ بنی آدم کو دیکھتے

اور ان کے احوال کو جانتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبد السميع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کام تو اسی اصل مذکور پر مبنی تھا لیکن مولوی انیسٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں براہین قاطعہ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا۔ یعنی مولوی انیسٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے۔ اس کا مبنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محض ہے۔ انیسٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزعم خود ایک بنیاد فاسد قائم کر دی اور اس پر مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے۔ چنانچہ اسی بنیاد الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ برابرین قاطعہ ص ۵۲۔

ج۔ بریں عقل و دانش بیا بدگریت

انیسٹھوی جی! آپ سے کس نے کہا دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے صاحب انوار ساطعہ یا کسی سنی عالم نے بھی افضلیت محض کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محض سمجھنا انتہائی حماقت ہے کیوں کہ حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ

مخصوص ہے۔ جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالجات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا۔ جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلیت مستلزم نہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کیلئے حاصل ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں اور یہ وصف اصالت عامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔ بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت میں اعلیت کو مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلیت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں۔ نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابکر محمدی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا۔ برابر ہے کہ انبیاء متقدمین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخرین ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین میں سے ہیں۔ پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تعلیم فرمائی۔ لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے۔ خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا منہوم و مہوب۔ لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے کیونکہ

یہ ایم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والا ہے۔ (الایوقیت والنجواہر جلد ۲ ص ۳۹ مطبوعہ مصر)

بعض علوم کو برا کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین جہالت اور پارکاؤں سے کھلی عداوت ہے

دیوبندی حضرات اہلنت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، بغیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکر و فریب، چوری و دغا بازی، نکالت و گمراہی کے طریقوں اور ان تفصیلات کا بُرا اور مذہوم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا۔ دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں۔

”در این جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہرچونکہ باشد ترجمہ : یہاں جانا چاہیے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ بُرا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں بُرائی آ سکتی ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ توقع ضرر۔

۲۔ استعداد عالم کا قصور۔

۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا۔

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ

حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں۔ کیوں کہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے۔ علیٰ ہذا القیاس؛ امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا اور اگر ہم انہیں بند کر کے تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہ برے ہوتے ہیں تو میں عرض کر دوں گا جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال ہے نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور متمنع لذاتہ ہے۔ لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے۔ اُسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہو گا کیوں کہ صفت ذمیرہ کا اثبات حقیقتہً عیب لگانا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کیلئے یقیناً واجب ہو گا۔ جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سفہ وغیرہ امور فی نفسہ جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اُن سے پاک ہونا ضروری ہے اسی لئے مسامرہ جز ثانی ص ۴۰ مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

”ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔“

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے جنہیں نجاست و غلاظت، مکر و فریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر بُرا اور مذموم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب و نقائص سے مبرا نہیں مانتے۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی اُن کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پائی۔ فی اللعجب۔

درحقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک بین ثبوت ہے کیوں کہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو بر بنائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو بُرا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بُری چیز سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں لیکن حقیقتہً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محفوظ رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بُری چیزوں کے فی نفسہ (علم کو) (جو عین کمال ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ العیاذ باللہ والیہ المشتکی۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ | بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی۔ سیکڑوں علماء اُن سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ ان میں بہت سے لوگ پری کر دی کرتے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تقریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کامرز و ہوجانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں۔ بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر ولکنہ اخلاقی انراض کا مصداق بن گیا اور ہمیشہ کیلئے قعر مذلت میں گر گیا۔

شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے جب وہ حضرت علیہ السلام کی توہین کر کے راندہ درگاہ پہنچا تو دوسروں کیلئے تو بین رسول کا ارتکاب کیوں کر ناممکن قرار پاسکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی و عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کہیں بھاری تھا۔ ان کی مذہب و مبنی خدمات تدریس و تبلیغ تصنیف و تالیف کے مقابلے میں انبار زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر ضلالت سے بچا نہ سکے۔ رہی خدمت و حمایت دین تو اس کیلئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید فرماؤں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

ان الله يولي هذا الدين بالرجل الفاجر۔

لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا۔ مثلاً یا رسول اللہ کہنا، شرک، اولیاء کرام کی نذر دلقوی، شرک، مزارات اولیاء پر جاناکفر، میلاد بدعت و عرس حرام، گیارہویں شرک، اذان میں حضور پاک کا نام سن کر انگوٹھے چومنا بدعت الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ ہم سے دوسرے تو کیا پختہ خود بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی تو گنجائش

نہیں البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے۔ غیر خدا کو خدا ماننا اللہ کی کوئی صفت کسی غیر کے لیے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین تین میں نہ پائی جائے بدعت ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے خلاف ہو بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عریں و میلاد و دیگر اعمال متحسہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے بے شک اس پر مستحبہ ہیں۔ الحمد للہ! آج تک کوئی منکر ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی نفس اعلیٰ کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لاسکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے کہ جن طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام بھی نہ نہیں کئے لہذا یہ سب امور بدعت ہیں اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو انشاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیہ ناظرین ہوگی۔ ہر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذابہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں کی تقسیم اعراب، قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا اوراد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا۔ لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت نہیں کہتے معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا مقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے لہذا شرک لامحالہ اعتقاد امر مستنع لذاتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تصرفات بنیاد و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب متقید بالعطاء و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاء الہی اور اذن خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا

ہرگز متنع لذاتہ نہیں اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح مشرک نہیں ہو سکتا۔ البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غنا ذاتی ایسے امور ہیں جن کی عطا متنع لذاتہ ہے اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہو گا جیسا کہ مشرکین عرب اپنے آلہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (دولہ الحجۃ البالغہ)

انصاف کیجئے | جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارت کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن عبارت میں صراحت و وضاحت توہین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہم مودودی صاحب کی ان عبارت میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے ہیں جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہین خدا و رسول کا مجرم گردانا ہے اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح تحریر کرتے ہیں جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

۱۔ حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال اپنے عہد میں ظاہر

ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو لیکن کیا سارٹھ تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پرطن کا موجب نہیں ہے۔ (ماخوذ از ترجمان القرآن)

رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب۔ مولفہ مولوی احمد صاحب امیر انجمن خدام الدین، دروازہ شیرالوالہ لاہور ص ۱۸
اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارت جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر توہین خدا اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

۱۔ اور ان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا اور آیت قرآنی جیسا کہ ولیمعلم الذی وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (بلغۃ الحیران مضافہ مولوی حسین علی صاحب ص ۱۵۸)

۲۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی)

۳۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانت داری سے بنظرِ انصاف غور فرمایا۔ تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء دیوبند کی عبارت مفہوم تو ہیں میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہلسنت پر ایک اعتراض اور دیوبند عام کی تحریر اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہلسنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے اُن کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابلِ اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں اور صرف اُسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام !

سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیے۔

جو اباً عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ کے صفحہ ۱ پر نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی اسی صفحہ پر دیا ہے ہم بعینہ وہی جواب نقل کے دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

”اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیکھے میں ڈال دیا جائے اور اس دیکھ کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تا گا میں خنریہ کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیوں گا کیوں کہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ

سیر تولے ہوتے ہیں آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اس کے پیچھے چار اچنچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان ہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنریہ کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے مسلمان کبھی نہیں راضی ہوں گے جب تک یہ خنریہ کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب بہاری طرف سے سمجھ لیں اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارت میں محبوبانِ حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں مگر جب تک وہ توہین آمیز فقرہ سے توبہ نہ کریں گے اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابلِ ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کیلئے علماء دیوبند کی وہ عبارت پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمتِ شانِ نبوت کا اقرار کیا ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات نہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد قاسم صاحب ناٹوٹوی نے ”تخذیر الناس“ میں خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر آخر النبیین، کو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا تا وقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر آخر النبیین کا انکار کیا تھا اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں۔ دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے

پیش کیا کرتے ہیں ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ صاحب درجہ کی ناظم تعلیمات مدسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(اشغال العذاب مطبوعہ مطبع مجتہبی جدید دہلی ص ۱۶، ۱۷)

جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مفہامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے؟ جن سے آپ لوگ تو بہین سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلاوجہ شور و شر، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی بے انصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ ثنائی مولیٰ لی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہینی عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کیلئے پیش آئی کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان کرتے ہیں۔

”کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کیلئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا میسر ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔ (رسالہ مذکورہ مولوی احمد علی صاحب)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ | دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علماء

دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی اور ہمارے ناظرین کو ام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرستہ دیوبند کی کتاب ”الشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں۔ ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہلسنت اور فضلا دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ بد پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کذب خالص مشہور کر رہا ہے۔ لعنة الله تعالى في الدارين۔ آمین۔ یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) پر دونوں جہانوں میں۔ (الشہاب الثاقب ص ۸۱)

۲۔ آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں اور اس بریلوی و جال سے دریافت کریں۔

(الشہاب الثاقب ص ۸۱)

۳۔ ”مجدد الفضالین فرماتے ہیں۔“

۴۔ ”ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال بریلوی نے یہاں محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔“ (ص ۹۵)

۵۔ ”اس کے بعد مجدد الفضالین علیہ ما علیہ الخ۔“ (ص ۱۰۲)

۶۔ یعنی اسے بدعتیوں کے سرور (مجدد بریلوی) سب کرے اللہ تعالیٰ تیرا بیان اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ کالا کرے اور تجھے وہی عذاب و عجو ابھیلے اور عبد اللہ بن ابی کرویہ تھا۔ (ص ۱۰۵، ۱۰۶)

”سلب اللہ ایمانک و سود و جہمک فی الدارين و عاتبک بما عاقب به ابا جہل و عبد اللہ بن ابی یارئیس المستعین، آمین۔“

۷۔ مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایانِ شان قلم سے نہیں نکلے دیتی۔ (صفحہ ۱۰۵)

۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) کا دونوں جہاں میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔

فسور اللہ وجہہ فی الدارین
واسکنہ مجبوعۃ الدارک الاسفل
من النار مع اعداء سید الکونین
علیہ الصلوٰۃ والسلام
آمین یا رب العالمین (ص ۱۱۹)

۹۔ یہ سب تکفیریں اور لغتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب بوقتِ خاتمہ ان کے لیے موجب خروجِ ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اِبْعَدَكَ اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اور ان کے اتباع کو سختاً سختاً فرما کر اپنے حوضِ موردِ شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امتِ مرحومہ کے اجر و ثواب و منازلِ نعيم سے محروم کئے جاویں گے۔

یعنی ان بریلویوں کا منہ دونوں جہاں میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔

سود اللہ وجہہ ہمد فی الدارین
وجعل قلوبہم قاسیہ
فلا یؤمنوا حتّٰی
یرو العذاب الیم۔
(الشہاب الثاقب ص ۱۲۰)

ان تمام بد دعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بد گوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے البتہ مقفلہ

بہت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ایک کلمے بولنے والا انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ و ذلک علی اللہ بعزیز۔

۱۰۔ **بعض لوگ کہتے ہیں** کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین طہیین سے کفر کے فتوے حاصل کئے، سام الحرمین میں شائع کیے، اس کے جواب میں علماء دیوبند نے حسام الحرمین کے مطالب اپنی تائید میں علماء حرمین طہیین کے فتوے "المہند" میں چھاپے اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے علماء دیوبند کی اصل عبارات اور ان کے اصلی عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طہیین نے ان کی تصدیق و تائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً نہ بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب کیے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کیلئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی اور اپنے اصل عقائد چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کئے جس پر علماء دین نے تصدیق فرمائی۔ چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا اس کے عقائد بھی عمدہ تھے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۱ پر مولوی رشید احمد صاحب گھگھڑی نے لکھا کہ:

محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو نجدی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا جنسلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور

عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔
(رشید احمد گنگوہی)

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہوگا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا لیکن جب علماء حرمین طہیین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ تباؤ محمد بن عبد الوہاب کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے وہ کیا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا۔
”ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں“، ملاحظہ ہو (المہند ص ۱۹)

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے کہ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک تھا اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ دیکھئے یہاں اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف بہنم کر گئے۔ یہ تو ایک نمونہ تھا۔ تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ ڈال دیا۔ اپنی عبارت کو بھی چھپا دیا۔ اب ناظرین کرام خود فیصلہ فرما لیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا | اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی۔ جیسے مند المدین حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی دہلوی اور قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گوٹروی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانہ میں علماء دیوبند کی

عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں۔ جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں مگر ان کی نظر سے نہیں گذریں اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔ ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم بن الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارت متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا یا تکفیر سے سکوت فرمایا علاوہ انہیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بن الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو کیوں کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے لہذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وللہ الحمد

ایک تازہ شبہ کا جواب | ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا۔ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں۔ تو بہن آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے اذکروا موتا کو عاجز۔ تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالآخرۃ عمل کا مدار خاتمہ پر ہے ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسے ہوا شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین سے ہے آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں۔ مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بر بنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے مگر توبہ کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مفسنون حدیث کو ان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے مگر یاد رکھئے دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مال بھی اس کی

طرف مفوض ہے۔ احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ اعلانیہ طور پر التزام کفر کر لیا تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے تا وقتیکہ توبہ نہ کرے اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا اور ظاہر ہے کہ کفر و اسلام معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے لہذا کافر کو کافر ماننے والا یقیناً کافر ہے اور اگر بغرض محال ہم تسلیم کر لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہیے اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو تو ان کا خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو بھی کافر کہنے سے ہمیں زبان روکنی پڑے گی کیوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کیلئے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرما دیا ہو تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں احتمال کار آمد نہیں گوشت خان نبوت کے حق میں کیوں کر مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ تو بین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور بے اوقات مجھو ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ ہے لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متامل ہو جاتے ہیں اور اپنی استاد، شاگرد، پیری، مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی و دینی کا روبرو باری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے ان کی خدمت میں غلصہ نہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
أَبَاكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ
أُولَئِكَ يَمْلِكُونَ
أَن يَكُونُوا أَعْدَاءُكُمْ

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے معاملے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور جو

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْ
ثَلَاثٍ هُوَ
الظَّالِمُونَ

ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ
لاچار ہونا اور رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو
ظالم ہیں۔

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ
وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ
عَدُوٌّ لَّكُمْ وَأَمْوَالُهُمْ
وَأَمْوَالُهُمْ وَنِسَاءُكُمْ
وَأَمْوَالُهُمْ وَنِسَاءُكُمْ
مَّا كُنْتُمْ تَرْضَوْنَ لَهَا
أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنْ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ
فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَفِعُوا
حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ
بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ
اپنے باپ سے فرمادیجئے کہ اگر تمہارے باپ
اپنے بھائی اور تمہارے بھائی اور تمہاری
دعاؤں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے
اس میں اور سوداگری جس کے مندا پر جانے
ہم کو بیشہ ہو اور مکانات جن میں رہنے کو
ہم پسند کرتے ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور
اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد
سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر
کرنا چاہئے کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے
اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں
اپنے باپ کے کاموں میں بسا اوقات خویش و اقارب کنبہ دار برادری محبت اور
دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان
میں زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن نہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں
ہے کہ اپنے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ خدا اور رسول کے دشمنوں سے
تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ
اور احکام اللہ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ دار برادری چھوٹ جائے گی۔ استنادی

ہیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں انشاء اللہ العزیز اچل کر ہمارے ناظرین کیلئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجئے

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقداد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھران ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد بعض دیگر علما دیوبند کے نزدیک اللہ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بارہ ماہ ۱۵۸، ۱۵۹ پر ارقام فرماتے ہیں۔

یہ اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذی وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا منکر خارج از اسلام ہے۔

دیکھئے شرح فقہ اکبر ص ۲۱

۱۔ اسی تفسیر کے ص ۴ پر آخری سطر یہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلم بند کروائی اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔ ”بلغۃ الحیران“ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بارہ ماہ

۳۔ یہ کتاب طبع قدیم کے چند نسخ دستیاب ہیں ضرورت مند اصحاب طلب فرما سکتے

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

آیہ کریمہ ولیعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین وغیرہ مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ ر علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا یہاں ”علم“ سے تیسرے مراد ہے۔ فلیعلمن اللہ بمنزلہ فلیعلمن اللہ کے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے قول فلیعلمن اللہ الخبیث من الطیب میں خبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں رہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الہی کی دلیل سمجھا ہے مومنین و منافقین اور مجاہدین وغیرہ مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔ دیکھئے بخاری شریف جلد ثانی ص ۲۰ پر مرقوم ہے۔ فلیعلمن اللہ علم اللہ ذلک انتما ہی بمنزلہ فلیعلمن اللہ محقو لہ

لیعلمن اللہ الخبیث انتہی

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدا نے علیم وخبیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں (دیکھئے فہمہ برہین قاطعہ مطبوعہ سادھوہ)

اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے انتہائی مضحکہ خیز ہے اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو یا کسی دوسرے اقرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیوں کر ہو سکتا ہے۔

۳۔ صرف چند حضرات براہین قاطعہ مکتبہ فریدیہ سے طلب فرمائیں۔

۱۔ الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔
۲۔ پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و موفیائے کرام و علمائے عظام کا اس
مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کے تحت قدرت باری
تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے
باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود
صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے۔ اگر پہلی شک مراد ہے تو اس میں آج تک کسی سنی
نے اختلاف نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے ہی اختلاف رہا
ہے باطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شک مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان
الہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار
دیا جائے اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

۳) دیوبندیوں کا مذہب کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے
کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں
کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں چنانچہ
مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام
پریس لاہور (طبع اول) میں ص ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

۱۔ یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ
قرآن خاص واسطے کفار فصحاء و بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی
فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء و بلغاء کو عاجز کیا تھا
اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم
کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن محمد و بے دین خارج از اسلام ہے۔

۴) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت
کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ
ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم و دلیل شرعی سے ثابت ہے
اور فردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے۔ دیکھئے براہین قاطعہ مضفہ
مولوی خلیل احمد صاحب انیسٹروی و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ ساڈھور ص ۵۵
۱۔ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا
فردو عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک
نہیں تو کون سا ایمان کا حق ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے
ثابت ہوئی۔ فردو عالم کی وسعت علم کی کون سی نفس قطعی ہے جس سے تمام نصوص
کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اسی براہین قاطعہ کے ص ۵۲ پر ہے۔
۲۔ اعلیٰ علیتین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے
افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک
الموت کے برابر بھی ہو چکا ہو یا نہ زیادہ۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا ثابت
کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین
اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث
میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت
بی ناپاک بہتان باندھتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف
کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں
ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو بلکہ قرآن
و حدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہلسنت کا مسلک ہے کہ کئی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شانِ اقدس میں بہترین گستاخی ہے۔

⑤ دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپی عاقبت کا علم ہے نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں۔ اسی براہین قاطعہ کے صراحت پر ہے۔

خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکرم" اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

”واللہ لا ادری“ والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عسائی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً اور وللاخیرۃ خیر من الاولیٰ وارد نہیں ہوا اور کیا مومنین کے حق میں لم یدخل المومنین والمومنات حبس تجری من تحتہا الا نہار خالہ دین فیہا (آلایۃ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر سچ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض شکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اُس کے متعلق پہلے تو عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و حکایت کے تحریر فرمایا ہے اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”جو البش آنت کرای سخن اصلی ندارد و روایتی بدان صحیح نشدہ“

یہی ہے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہلسنت کے ایک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

④ دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی مولوی صاحبان کے مقدمہ مولوی اشرف علی تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید و عمر، پچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا۔ ملاحظہ فرمائیے:

(حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ص ۱۸)

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدمہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید و عمر ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بیہوش کھٹے بھی حاصل ہے یہ

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے متاثر ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان نبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

⑤ دیوبندیوں کا مذہب | حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔

(دیکھئے علماء دیوبند کی مسئلہ و مصدقہ کتاب صراط مستقیم ص ۸۶ مطبوعہ عثمانی دہلی)

”از و سوسہ زنا خیال مجاہدیت زوجہ خود بہتر است و صرف بہت بسوئے شیخ و امثال آن را مدظہین گو جناب رسالت مآب باشند پچندیں مرتبہ از استغراق در صورت گاؤں خود داست“

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک کیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ

عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گانے بیل کے تقویر میں غرق جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تقویر سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہلسنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تقویر کرتے ہیں۔ دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ رحمۃ اللعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں۔

۸) دیوبندیوں کا مذہب

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۹ پر تحریر فرماتے ہیں
استفتار : کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں ؟
الجواب : لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔
اہلسنت کا مذہب : اہلسنت کے نزدیک رحمۃ اللعالمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جلیل ہے اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

۹) دیوبندیوں کا مذہب : علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔

ملاحظہ فرمائیے تحذیر الناس ص ۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مدظلہ دیوبند :
بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین کے معلوم سر نہجائیں تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا اسی معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ تفصیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔
فرما اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے ؟

اہلسنت کا مذہب : اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے اس کے معنی منقول متواتر آخر النبیین

ہو جس اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔ دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض ۱) دیوبندیوں کا مذہب : زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

دیکھئے اسی تحذیر الناس کے ص ۲۸ پر مرقوم ہے
بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے ؟

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمت محمدی میں فرق ضرور آئے گا جیسا کہ بغرض محال دوسرا الہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں فرق آئے گا۔ جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ہی ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱) دیوبندیوں کا مذہب : دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا اس سے پہلے حضور اردو زبان نہ جانتے تھے۔

دیکھئے براہین قاطعہ ص ۱ میں مولوی خلیل احمد صاحب انبیثنوی ص ۲۲ پر لکھتے ہیں :
مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات و ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہوا کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہونے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا ؟

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے حضور کا معاملہ ہوا یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زبان کے عالم نہ تھے وہ شخص کمال رسالت کو نہیں کر رہا ہے۔

۱۲) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن کو وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوچی کا ارشاد بلند الخیرین شریف ہے۔
 ”ورأيت انه يسقط فامسكته واعصمته من السقوط“

ترجمہ ۱۲ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گزر رہے ہیں تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچا لیا۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی چیز مراد نہیں لی جاسکتی۔ جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھا کہ حضور کو گرنے سے بچا لیا اور وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

۱۳) دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مقتدار مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نبینا و مولانا اشرف علی پر مٹھنے کو اپنے بقیع سنت ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی دیکھئے نوید و مناظرہ گیا الفرقان جلد ۳۲ کے صفحہ ۸ پر دیوبندی حضرات کے مایہ ناز مناظر

مولوی منظور احمد صاحب نعمانی سنبھلی تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی پیدا ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال کو وہاں کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے۔ لیکن زبان سے بے ساختہ بچائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے۔ اشرف علی، نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی اور میں زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ پیچھے مڑی اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر نا قابل تہی بدستور تھا لیکن جب حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے یاں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کمرٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں ہے۔“
 اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی ”روند و مناظرہ گیا“ سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے روند و مناظرہ گیا۔

ص ۳۵ اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ بتبع سنت ہے۔ الامداد مطبوعہ تھانہ بھون ص ۳۵

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ شرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی علی سیدنا ونبینا واولادنا شرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفر میں خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے منسوب الہی ہونے کی دلیل ہے جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطان سے مغلوب ہو کر بے اختیار بولے اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھانوی کے بتبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرانے گئے تھے مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغواء اور اضلال شیطان سے ہے جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر خدا خواستہ قابل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو ناری اور جہنمی قرار پائے۔

۱۳) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھیراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا۔ بلقہ النحران ص ۲۹ پر ہے۔

”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا“

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اقرار ہے کہ حضور نے عدت گزارنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول ص ۴۸ پر حدیث وارد ہے۔

ملنے کا پتہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال

لما اتفقت عدة زینب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنذید فاذکرھا علی الحدیث۔

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ مدتم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ امر ادا کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔ دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم **۱۵) دیوبندیوں کا مذہب** | بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔

تقویۃ الایمان کے ص ۳۳ پر ہے۔

یہ سب انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو بہت اللہ تعالیٰ نے انہیں احقرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ان کی نبوت و رسالت اور ابوة روحانیہ کے موافق کی جا دے گی۔ بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا ہے۔

۱۶) دیوبندیوں کا مذہب | حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے۔ ملاحظہ کیجئے تقویۃ الایمان ص ۲۴ پر مرقوم ہے۔

یہ یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ

ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صمغ و سالم رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔

ان الله حرمه على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله جنى

يرزق (مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۲۱)

لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کرنا اور کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملے والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے۔

(العیاذ باللہ)

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ و جلال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح و جلال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب آب حیات مبلع قدیمی واقع دہلی ص ۱۹ پر لکھتے ہیں

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس پیماندان کی تصدیق کرتا ہے

فرماتے ہیں۔ تنام عینی ولا ینام قلبی اور کہا قال

لیکن اس قیاس پر و جلال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے اس لئے کہ میرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق

سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی و جلال

بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف

بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اُس کی حیات قابل النفاک نہ ہوگی

اور موت و نوم میں استتار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم

ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے و جلال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا

بیٹھے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ

در تنام عینی ولا ینام قلبی

اہلسنت کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

اہل سنت کا مذہب

متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کمال ہے جو حضور علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ و جلال العین کیلئے ثابت ہو۔

اہلسنت تمام انبیاء علیہم السلام کے حیات کے قائل ہیں۔ مگر بالذات حیات سے

متصف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے۔ اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا سونا بھی یہی

صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کیلئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں

چہ جائیکہ قول و جلال کو دلیل شرعی اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے و جلال کو اگر منشاء

ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف بحیات بالذات ہوگا۔ الحاصل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف و جلال کے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیض شان نبوت ہے

۱۸ دیوبندیوں کا مذہب

دریہ دینی اور بے باکی کے چند نمونے

۱ تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ص ۱۹ پر لکھا ہے کہ اللہ کے سوا

کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔ ۲ تقویۃ الایمان کے ص ۱ پر تحریر کیا ہے ہمارا جب خالق اللہ

ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام میں اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو

کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے

دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہرے چہار کا تو کیا ذکر ۳ تقویۃ الایمان ص ۲

پر تحریر ہے کہ اُس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب

رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں ۴ تقویۃ الایمان ص ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ اس شہنشاہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے رت تقویۃ الایمان کے ص ۲۲ پر ہے جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں رت تقویۃ الایمان کے ص ۲۲ پر ہے در رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

اہلسنت کا مذہب اہلسنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفر خالص ہے۔ دیکھئے ہمام است مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدم ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ ہر سنی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بیٹوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو۔ کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَظْفَرُوا بِكَ ۖ لَآتَيْتَهُمْ كَأُنُوفِهِمْ وَلَوْ أَنَّ لَكَ كَذِبٌ لَإِذِنَّهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ سِمْيَاتٌ وَلَعَنَّ لَكَ يَوْمَ ذَٰلِكَ عِلْمٌ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاَسْلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَدْرُونَ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو، دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ کر دیا ہے یا نہیں؟ اس عبارت میں جو تمام ماسوی اللہ کو چوڑھاچار سے تعبیر کیا گیا ہے اہل سنت کے نزدیک یہ مقررین بادگاہِ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے۔

العیاذ باللہ !

اہلسنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہوتا محال عقلی ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور یہ حیثیت میں تمام انبیاء سے آخر

اور خاتم النبیین ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد و متنوع لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اس امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

اہلسنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کیلئے ثابت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کیلئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مضبوط الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں شانِ اقدس میں صریح تو یہ ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور اولہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ مقررین بادگاہِ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ منہضات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی بی بیس و بی بیس ان کا دیکھنا، سنا، چلنا، پھرنا، ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ میدانِ تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے ایسی صورت میں حضور سید المقررین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، غفلت شانِ رسالت کے متنافی ہے بلکہ مقام نبوت کی توہین و تنقیص ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الہیہ کا منہضاتم ہیں اور ان کی مشیت ایزدی کا ظہور ہے تو اس کا پورا ہونا معاذ اللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہوگی۔ یہی توہین نبوت اور کفر خالص ہے اور کلماتِ انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کلمات نبوت قطعاً صفاتِ الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

۱۹) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی کی جائے بلکہ اس میں بھی

اختصار کیا جائے۔ تقویۃ الایمان کے ص ۲ پر لکھا ہے۔

یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو سوائے میں بھی اختصار ہی کرو۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اُس کی شان اور مرتبہ کے لائق کی جائے گی حتیٰ کہ حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنار ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

۲۰) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء و رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں تقویۃ الایمان

ص ۱۵، ۱۶ پر لکھ دیا۔

اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتے ہیں محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء و رسل و ملائکہ عظام کے حتیٰ میں لفظ ناکارہ، بونان

کی شان میں بے ہودہ گوئی اور وریدہ دہنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

۲۱) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوتھے چارے سے بھی گری ہوئی ہے۔

تقویۃ الایمان کے ص ۲ پر تحریر ہے۔

اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق میں بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار

سے بھی ذیل ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء و رسل کرام

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے۔ کیوں کہ

ہر مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے

بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و مائل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ

بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء کرام ہی ہیں اب انہیں

بارگاہِ خداوندی میں معاذ اللہ چوتھے چارے سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے

تسبیح شریعہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو "عباد مکرمون اور کان عند اللہ وجہا"

فرمایا انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے نیز اپنے

مالک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر اور ان کو مکرم عند اللہ اتقائم فرمایا کہ ان کی شان بڑھائی ہے

یعنی اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب تقویۃ الایمان نے انہیں چوتھے چارے

سے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے۔ اہلسنت اس عبارت کو گندگی

اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۲۲) دیوبندیوں کا مذہب | حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر

بے حواس ہو گئے اسی تقویۃ الایمان کے ص ۳۱ پر لکھا ہے۔

رسبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے

دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے

دہشت کے بے حواس ہو گئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہ نبوت میں۔

(۲۳) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کی حاکمیت کہنا جائز ہے مولوی حسین علی صاحب ساکن وال پچھل اپنی تفسیر ملقبۃ الحیران کے ص ۴۲ پر فرماتے ہیں :

وہ اور طاعت کا معنی کلمہ عبد من دون اللہ فہو الطاعت اس معنی سے جو جب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاعت بولنا جائز ہوگا۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ اور رسول کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

(۲۴) دیوبندیوں کا مذہب دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تہذیب العقائد مطبوعہ مجتہد کے ص ۲۵ پر فرماتے ہیں :

- ۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔
- ۲۔ بالجلد علی العموم کذب کو مثالی نشان نبوت، بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں ہے۔ (تہذیب العقائد ص ۲۸)

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کبھی قسم کے دروغ صریح کو ان کی کوناعزت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

(۲۵) دیوبندیوں کا مذہب حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت سے صرف علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تہذیب الناس ص ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم السلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا شکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(۲۶) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ دیکھئے تقویۃ الایمان ص ۳ پر لکھا ہے

وہ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔

اہل سنت کا مذہب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت وریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

(۲۷) دیوبندیوں کا مذہب حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کا سردار مقرر معنوں میں مانتے ہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۳۵ پر لکھا ہے۔

جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کو ہر

پسینہ اپنی امت کا سردار ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی امت پر وہ سروراری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا تو بہین رسالت ہے۔

(۲۸) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جیسے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلقہ الحیران ص ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

”اہل خلو الباب مسجد اُباب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھا اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔“

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

(۲۹) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱ پر ہے۔

سوال : وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ کیا تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب : محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ان جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے (رشید احمد گنگوہی)

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باغی، خارجی بے دین و گمراہ تھا۔ اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی

میں دشمنانِ دینی، ضال و مضل ہیں۔

(۳۰) دیوبندیوں کا مذہب | مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب ”تقویۃ الایمان“ نہایت عمدہ کتاب ہے اس کے سب مسائل صحیح ہیں اس کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۲، ۱۱۳، سوال : تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابلِ عمل نہیں یا کُل اُس کے مسائل صحیح ہیں؟

الجواب : بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱ پر ہے۔ اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِ شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب ”التوحید“ کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو کافر و شرک کہا گیا ہے اور دل کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

(۳۱) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کرام، یا شیخ عبد القادر کہتے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے

ہیں۔ پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون اور انی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلقہ الحیران ص ۲

یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام میں گویند شرک و کفر است

فتویٰ مولانا مفتی حسن صاحب عظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امت سر ۱۳ راکتوبر ۱۹۲۲ء
یہ ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی دیا
ہی مرتد و کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے کوکب میانی علی
اولاد الزدانی کوکب میانی علی الجملان والخریطین، توضیح المراد لمن تخیط
فی الاستدواء

کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں ان کا
کوئی نکاح نہیں سب زانی ہیں۔

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ
عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ ندا کہنا
جائز ہیں جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے اور وہ اکابر
ادیار امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک بزرگانِ دین کو اللہ
تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور
ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور
ان کی نڈریا ز کرنے والے گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان ادویار، علماء
مجتہدین، صالحین، سب کافر و مرتد اور ابوجہل کی طرح مشرک ہیں۔

تقویۃ الایمان ص ۴ پر مرقوم ہے

یہ کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق
اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں
کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور نیتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا

دکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ
کرے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ
شرک میں برابر ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا
خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے۔ مقررین
بارگاہِ خداوندی کیلئے عقیدہ بالا ذیل تصرف، طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا
حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال اور باعث نکال ہے۔
اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و
۳۳) دیوبندیوں کا مذہب | مسائل درج ذیل عبارات و حوالجات منقولہ

میں ملاحظہ فرمائیں۔

- ۱۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے
- ۲۔ عوس کا التزام کرے یا نہ کرے۔ بہر حال ناجائز ہے۔
- ۳۔ تاریخ معین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔
- ۴۔ بتع سنت اور دیندار کو دہانی کہتے ہیں۔
- ۵۔ تیجہ وغیرہ ناجائز ہے قرآن شریف و کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر
ثواب پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔
- ۶۔ چالیسواں اور گیارہویں بھی بدعت ہے۔
- ۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے
والے سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

اہلسنت کا مذہب | اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں
۱۔ باعلام خداوندی رسولوں کیلئے علم غیب حاصل

ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

- ۲۔ اہلسنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ

عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

- ۳- تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور ہزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور معصیت نہ ہو۔
- ۴- اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں۔
- ۵- اہل سنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پر پڑھ کر اس کا ثواب ارواح مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے۔ بشرطیکہ یہ امور خلوص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۴-۵- چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر و ثواب ہے اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور بدعت و ضلالت ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۴۱ پر ہے۔

- ۱- اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقط
- ۲- عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔
- ۳- تین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں۔
- ۴- اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔
- ۵- نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۱ پر ہے۔

یہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مرجع ہے تو اس کے عزیز و اقارب میں

روز یا دوسرے یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا وغیرہ درست ہے یا نہیں؟ بینوا بالکتاب تو جبرانی یوم الحساب مزین بہر فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کا کچھ اصل نہیں۔

۴- اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۲ پر ہے۔

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کر دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے۔ ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے۔ بلا پابندی رسم و قیود ایصالِ ثواب مستحسن ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بندہ رشید احمد گنگوہی)

۵- اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵ پر ہے۔

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے

درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے۔ ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ فقط رشید

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے لیے نماز مکروہ تحریمیہ ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ

(۴۴) دیوبندیوں کا مذہب

حصہ سوم ص ۴ پر ہے۔

سوال : بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟
 الجواب : مکروہ تحریمیہ ہے۔ (فی المختار باب الاماتۃ) واللہ تعالیٰ اعلم
 بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے ص ۵۰، ۵۱ پر ہے :

سوال : جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ کے پڑھے یا
 دوسری جگہ پڑھے۔

جواب : جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں
 اور کھانے یا شرابی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور
 گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمیہ جتنا سخت
 گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے۔

اہلسنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا
 صحیح ہے ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

(۳۵) دیوبندیوں کا مذہب | اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی
 مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست

نہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں
 "مسئلہ انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیحہ درست ہے یا نہیں۔ بنوا
 وتوجروا رقیبہ نیاز محمد امتیاز علی طالب علم مدرسہ مقبہ ہینپور جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقہا

الجواب : انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع
 ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے

نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال : جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شرعی دیا جائے یا نہیں ؟

الجواب : کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا
 عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مسئلہ : محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف
 اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے ؟

الجواب : ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ فقط رشید احمد

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۵)

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین
 مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحبات ہیں اور اس
 بزرگان دین بھی اہلسنت کے نزدیک مجملہ مستحبات ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ
 بزرگان دین کے عرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت
 وہ بزرگان دین کا سنت معاند اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور خائب و
 خاسر ہے۔

اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام
 نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے
 تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہلسنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے
 بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

(۳۶) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ
 محرم میں حضرات حسنین علیہما السلام کی

شہادت کا بیان، شربت، اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے۔
 ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۱۳۔

سوال : محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض
 ضعیفہ بھی ذیہر سبیل لگانا، چندہ دینا اور شربت دودھ پچوں کو پلانا

درست ہے یا نہیں ؟
الجواب : محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل
 لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا سب نام درست اور تشبہ
 روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ
 میں حضرات حسین علیہ السلام کا ذکر شہادت با عیث
 رحمت و برکت ہے اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کیلئے شربت دودھ وغیرہ پلانا
 سب جائز اور مستحسن ہے۔
 تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر ان امور متحسہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول
 خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے۔

(۳۷) **دیوبندیوں کا مذہب** | اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے
 سودی روپے سے جو پانی پیایا و سبیل لگائی
 جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کیلئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۱۲ پر
 سوال : ہندو جو پیایا و پانی کی لگاتے ہیں۔ سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں
 کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : اس پیایا و سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں
 وغیرہ کھانا مسلمانوں کیلئے حلال طیب ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲۲ پر مرقوم ہے۔
 مسئلہ : ہندو تہوار، ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھلیں،
 یا پودی یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا
 استاد یا حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : درست ہے۔ فقط۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اہلہ خصوصاً
 سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی
 کی بین دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافض کی آڑ لے
 کر حرام کہا جائے اور اس کے مقابل تشبہ بالہندو سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے
 مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے نیز اہل سنت اس
 بات کو اہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام
 حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کیلئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور
 اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیایا و کا پانی حلال
 طیب و جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافض تو ملحوظ رہے
 اور تشبہ و بالکفار المشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ
 عداوت حسین نہیں تو کیا ہے۔ - الیاذ باللہ والیہ مشکئی۔

(۳۸) **دیوبندیوں کا مذہب** | علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں
 زاغ معروفہ مشہور کو اجماع طور پر پایا جاتا

ہے، کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۳ کو دیکھئے،
 مسئلہ : جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا
 کہتے ہیں تو ایسی جگہ اس کو ا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ؟
 ثواب ہوگا نہ عذاب ؟

الجواب : ثواب ہوگا۔ فقط۔ رشید احمد

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں
 کے لئے ہے اور نجیث و ناپاک غذا نجیثوں اور
 ناپاکوں کیلئے ہے زاغ (مشہور کو) حرام اور نجیث ہے جس کا کھانا مومنین طیبین کیلئے
 جائز نہیں کو ا کھانے والے حرام خور اور عذابِ آخرت کے سزاوار ہیں۔

(۳۹) دیوبندیوں کا مذہب

ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے مرثیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی مطبوعہ ساڈھورہ ۱۳۰۵

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعلیٰ ہل شاید
اٹھا دنیا سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لا ثانی و
بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا

ثانی کہا گیا ہے۔

”بانی اسلام“ سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لہذا مولوی

رشید احمد گنگوہی (محاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہونے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی

محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعبیر ہے کہ اگر کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید

احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ

”اے ہمارے مقتداؤں کی توہین ہو گئی لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو ابہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا بلکہ ایسے توہین آمیز

کلام کی تاویلات فاسدہ میں اثری چوٹی کا زور لگاتے لگتے ہیں۔ فاعتبر وایا ادلی الما بعدا

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب

کالقب ”یوسف ثانی“ ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب ص ۱۱۰

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے

تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا یوسف

السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے ”عبید سود“ کے معنی ہیں کالے رنگ کے

شیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے نفلوں میں ”کالے غلٹے“ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اگر کسی

کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر کیا ہے تو اس کے حق کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو

عبید سود، کالے غلٹے کہہ کر ادا ان کے محقر و مصغر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام

انہ کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے جس میں جہاں یوسف کی صریح توہین ہے۔

(العیاذ باللہ)

(۴۱) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب

گنگوہی کی میحانی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی میحانی

سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی ص ۳۳:

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس میحانی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات

اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر

توہین نبوت ہے اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ ہوا اور زندہ مراد ہوا بجا ہی ہر صورت میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے اس لئے کہ مولوی رشید احمد کی میحانی کا حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی میحانی سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پھر مولوی رشید احمد کی میحانی کو حضرت

عیسیٰ کی میحانی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم کی شان میں صریح گستاخی

ہے۔ اعادنا اللہ منہ۔

(۴۲) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ

کا راستہ تلاش کرنا چاہیے:

مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صدر اہرارشاد فرماتے ہیں۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے شوق و ذوق عرفانی

اہلسنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیا کے

انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لیے

امن و عاقبت کا گہوارہ ہے مرد مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچتا ہے خصوصاً

عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا

ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و

عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں۔ کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہہ کا متلاشی ہوتا

یقیناً کعبہ مطہرہ کی عظمتِ شان کو گمانا رہے۔

تاثرین کرام | تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں اب آپ

کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔ میں اپنے محبوب و حقیقی

رب کائنات بحیب الدعوات جل مجدہ سے بعد تفرغ و زاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ

تعالیٰ قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وہو یہدی الی صراط مستقیم و اخر دعوانا ان الحمد

للہ رب العالمین و الفضلۃ و السلام علی سید المرسلین

و علی آلہ و صحبہ و اولیاء ملتہ و عہد امتہ اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی

تمت بالحنیہ

خوشخبری

اہلسنت و جماعت کی عظیم الشان فتح

شان
ہو گیا

رویداد مناظرہ جھنگ !

دیوبندیوں کی عبرتناک شکست کا منظر دیکھنے کے لئے آج ہی طلب فرمائیں !

صفحات : ۲۹۴ ————— ہدیہ : ۲۳۱ روپے

مناظرہ علم غیب

رویداد مناظرہ اُدری

شیریشہ اہلسنت مناظر اسلام مولانا حکمت علی خان

صاحب نے ڈیڑھ سو سے زائد گستاخانِ رسول کو تاباں

توڑ چکوں سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا اس

تاریخی مواد کے علاوہ کتاب کے ابتدا میں مولانا

موصوف کے حالاتِ زندگی بھی دیئے گئے ہیں

ہدیہ : ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ خراج روڈ ساہیوال

سلطان الراغبین حضرت علامہ الحاج

مولانا شاہ عبدالمصطفیٰ صاحب قبا اعلیٰ

وامست برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دارالعلوم

فیض الرسول براؤن شریف کی مازہ ترین ،

مایہ ناز اور علم و معلومات سے بھری ہوئی

میں بہا تصنیف

عجائب القرآن

کتابتِ طبعات کاغذ سرورق اور جلد نفیس و خوبصورت

سائز : ۱۸ × ۲۲ ————— ہدیہ : ۱۵ روپے

عظیم خوشخبری
دنیا کے خطابت میں تہلکہ مچا دینے والے خطابت کا بیج

خطباتِ برطانیہ

از قلم : شیخ الاسلام سید محمد مدنی (شائع ہو گیا)

مضبوط اور خوبصورت ڈائی وار جلد سفید کاغذ، صفحات ۳۰۴ : ہدیہ ۲۷ روپے
ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

قانونِ شریعت

علما، وکلاء، طلباء کے لئے فقہ اسلامی کا عظیم مستند مجموعہ قانونِ شریعت مکمل

مصنف : نقیہ اہلبیت حضرت مولانا شمس الدین صاحب رضوی

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق و جملہ مسائل شریعیہ کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔
سیکڑوں کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی لاجواب کتاب ہے۔ مہنگائی کے
اس دور میں بہارِ شریعت کا صحیح نعم البدل۔

بہترین طباعت : ہدیہ ۳۶ روپے
ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال۔

خوشخبری

زلزلہ کے جواب میں لکھی گئی کتبوں کا تنقیدی جائزہ

علامہ ارشد القادری کے قلم کا نیا شاہکار

زیر و زیر

• از قلم: رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ

فکرو نظر کی دُنیا میں پھر ایک صحت مند انقلاب کی دھمک
پاکستان میں پہلی مرتبہ منصف شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہے

سائز: ۲۳x۱۸ صفحات: ۳۶۸ سفید کاغذ - خوبصورت اور مفید جلد

— آقش طباعت - قیمت: چوبیس روپے صرف —

منے کا پتہ: مکتبہ فریدیہ - جناح روڈ - ساہیوال